12527 ـ سجدہ سہو کے اسباب

سوال

نمازی کے لیے نماز میں سجدہ سہو کب کرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس دین کامل کے محاسن میں سے ہے کہ اس نے ان کی عبادات میں جو خلل اور نقصان پیدا ہوتا ہے جس سے مکمل طور پر بچنا ممکن نہيں اسے یا تو نوافل کے ذریعہ یا پھر استغفار وغیرہ کے ساتھ پورا کرنا مشروع کیا ہے.

ان کی نمازوں میں پیدا ہونے والے نقصان اور اس کی کمی و کوتاہی پوری کرنے کے لیے اللہ تعالی نے سجدہ سہو مشروع کیا ہے؛ لیکن یہ کچھ خاص امور کو پورا کرنے کے لیے مشروع ہے، ہر چیز کو سجدہ سہو پورا نہیں کرتا، یا ہر چیز کے لیے سجدہ سہو مشروع نہيں.

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سجدہ سہو کے اسباب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

نماز میں سجدہ سہو کے اجمالی طور پر تین اسباب ہیں:

1 ـ زیادہ.

2 ـ نقصان.

3 ـ شك.

زیادہ: مثلا انسان رکوع یا سجدہ یا پھر قیام یا بیٹھ زیادہ جائے.

نقصان: مثلا انسان کسی رکن میں کمی کردے یا پھر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ناقص رہے.

شك: نمازی کو ادا کردہ نماز میں تردد ہو کیا کتنی ادا ہوئی ہے، تین یا چار رکعت.

اگر کوئی شخص نماز میں جان بوجھ کر عمدا رکوع یا سجدہ یا قیام زیادہ کرے یا زیادہ بار بیٹھ جائے تواس کی نماز باطل ہو جائیگی؛ کیونکہ اس نے زیادتی کی ہے، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے علاوہ کسی اور طرح نماز ادا کی ہے؛ اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ:

" جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

لیکن اگر وہ بھول کر نماز میں زیادتی کر لے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی، لیکن سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ہو گا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز میں ایک دن دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کا بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی مانندہ نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (482) صحیح مسلم حدیث نمبر (573).

اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز میں پانچ رکعت پڑھا دیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے عرض کیا گیا:

کیا نماز زیادہ کر دی گئی ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے ؟

صحابہ نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہیں !!

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں اکٹھے کر کے قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (404) صحیح مسلم حدیث نمبر (572).

اور نماز میں کمی اور نقصان کے متعلق یہ ہے کہ اگر انسان نماز کے رکن میں کمی کر دے تو یہ درج ذیل حالتوں سے خالی نہیں:

یا تو دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچنے سے قبل اسے یاد آ جائے؛ تو اس وقت اسے واپس پلٹ کر وہ رکن اور اس کے بعد کو مکمل کرنا لازم ہو گا.

یا پھر دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر اسے یاد آئے، تو اس صورت میں اس کی دوسری رکعت اس رکن کے بدلے میں ہو گی جو اس نے ترک کیا تھا، چنانچہ وہ اس کے بدلے ایک رکعت اور ادا کرے گا، ان دونوں حالتوں میں سلام کے بعد سجدہ سہو کیا جائیگا.

اس کی مثال درج ذیل ہے:

ایک شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا نہ تو بیٹھا اور نہ ہی دوسرا سجدہ کیا، اور جب قرآت کرنا شروع کی تو اسے یاد آیا کہ نہ تو وہ دونوں سجدوں کے مابین بیٹھا ہے، اور نہ ہی اس نے دوسرا سجدہ کیا ہے، تو اس وقت وہ واپس پلٹ کر دونوں سجدوں کے مابین بیٹھے اور پھر سجدہ کر کے اپنی باقی مانندہ نماز مکمل کرے، اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا.

اور دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر یاد آنے والے کی مثال یہ ہے کہ:

پہلی رکعت میں وہ ایک سجدہ کے بعد اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرا سجدہ نہ کیا اور نہ ہی دونوں سجدوں کے مابین بیٹھا، لیکن اسے یا اس وقت آیا جب وہ دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا، تو اس حالت میں اس کی دوسری رکعت پہلی رکعت شمار ہو گی، اور وہ اپنی نماز میں ایک رکعت زیادہ ادا کر کے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے گا.

اور کسی واجب میں نقص ہونے کی صورت یہ ہے کہ:

چنانچہ اگر کسی واجب میں نقص رہ جائے اور اس کی جگہ سے اسے اگلی جگہ منتقل کر دے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

مثلا وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی بھول جائے، اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو اس نے بھول کر نماز کے واجبات میں سے ایک واجب ترک کر دیا؛ چنانچہ وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کرے گا، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تشھد ترک کی تو اپنی نماز جاری رکھی تھی اور واپس نہیں بیٹھے، اور انہوں نے سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کیا تھا.

اور شک زیادتی اور نقصان میں تردد کو کہتے ہیں: اس کی مثال یہ ہے:

آیا اس نے تین رکعت ادا کی یا چار، اس صورت کی دو حالتیں ہیں:

یا تو اسے زیادہ یا نقصان میں سے کسی ایک راجح ہو گی، تو جو طرف اسے راجح معلوم ہو اس پر نماز کی بنا کر کے نماز مکمل کرے، اور سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے.

یا پھر اس کے نزدیك نقصان اور زیادتی میں سے کوئی بھی راجح نہیں؛ تو اسے یقین پر عمل کرنا چاہیے جو کہ کم رکعات ہیں، اس پر وہ اپنی نماز مکمل کرتے ہوئے سلام سے قبل سجدہ سہو کرے گا.

اس کی مثال یہ ہے کہ: ایك شخص نے ظہر کی نماز ادا کی اور تیسری رکعت میں اسے شك ہوا کہ آیا وہ تیسری رکعت میں ہے یا چوتھی میں ؟ اور اس کے نزدیك تیسری رکعت راجح ٹھری تو وہ ایك رکعت ادا کر کے سلام پھیر کر سجدہ سہو کر لے.

اور اگر دونوں چیزیں برابر ہوں تو اس کی مثال یہ ہے کہ:

ایك شخص ظہر کی نماز ادا کر رہا ہے اور اسے شك ہوا کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی؟ اور اس کے نزدیك یہ راجح نہیں کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی؛ تو وہ یقین پر بنا کرے یعنی کم رکعات پر اور اسے تیسری رکعت بناتے ہوئے چوتھی رکعت ادا کر کے سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کر لے.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی واجب رہ جائے، یا پھر رکعات کی تعداد میں شك ہو اور دونوں میں سے کچھ راجح نہ ہو تو سجدہ سہو سلام سے قبل کیا جائیگا.

اور نماز میں کچھ زیادتی ہو گئی یا پھر شك کی صورت میں دونوں وجہوں میں سے ایك راجح ہو تو سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائیگا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (14 / 14 - 16).

واللہ اعلم .